WWW.MUFTIAKHTARRAZAKHAN.COM

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے کلام میں محاورات کا استعمال

محمد کاشف رضا شاد مصباحی

ایم۔اے، ایم فل

کلامِ تاج الشریعہ

میں

محاورات کا استعمال

محمد کاشف رضا شادؔ مصباحی

ایم۔اے، ایم فل

ریسرچ اسکالر: گل برگہ یونیورسٹی۔ گل برگہ

معلم: دارالعلوم رضائے مصطفیٰ۔ گل برگہ

ناشر:

دارالنقی

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان

www.muftiakhtarrazakhan.com

+92 334 3247192

محاورہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی آتے ہیں ۔بول چال،بات چیت ،باہم بات کرنا وغیرہ ۔اور اصطلاحاً ’’وہ کلمہ یا کلام جسے معتبر لوگوں نے لغوی معانی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے لیے مخصوص کرلیا ہو۔‘‘[اردو ڈکشنری ۔آن لائن] یعنی وہ کلمہ یا کلام اپنے معنی حقیقی کے بجائے معنی مجازی میں استعمال کیا گیا ہو۔حبیب محمد بن عبداللہ رفیع المرغنی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

’’محاورے کا استعمال زبان میں استعاراتی انداز میں ہوتا ہے یعنی محاورے کے الفاظ اکثر مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً پاؤں توڑ کے بیٹھ جانا ۔مایوس ہوجانا،ہمت ہار جانا ،کوشش نہ کرنا کے معنی میں لکھا جاتا ہے ۔ظاہر ہے کہ یہاں پاؤں توڑنا اپنے اصل معنی نہیں رکھتا ہے ۔اسی طرح عقل کے گھوڑے دوڑانا ۔فکر وتدبر کرنا،سوچ بچار کرنا کو گھوڑے دوڑانے سے لغوی نسبت نہیں ہے ۔البتہ یہ بات قابل توجہ ہے کہ محاروں کے الفاظ سے ان کے اصل معانی کا واضح اشارہ ملتا ہے جیسے پاؤں کا ٹوٹ جانا معذوری اور عقل کے گھوڑے دوڑانا سوچ کی تیز رفتاری پر دلالت کرتا ہے‘‘[روزنامہ ’’انقلاب دکن‘‘ گل برگہ ۲۸/اگست ۲۰۱۶ء]

نظم ہو یا نثر محاورے کا استعمال اس کی اہمیت ومعنویت بڑھا دیتا ہے اور اسے فصاحت وبلاغت عطا کرتا ہے کیوں کہ جس بات کو کہنے کے لیے صفحات درکار تھے اسے ایک محاورے نے چند الفاظ کے کوزے میں بند کرلیا۔دیگر زبانوں کی طرح اردو زبان وادب بھی محاروں کی دولت

سے مالا مال ہے۔اردو کے سبھی محاورے قواعد کے لحاظ سے علامت مصدری نا پر ہی ختم ہوتے ہیں نثر میں اس کا بعینہٖ استعمال تو ممکن ہے لیکن نظم میں قدرے دشوار ہے اس لیے نظم میں محاوروں کے الفاظ میں تقدیم وتاخیر ہو سکتی ہے لیکن اس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔بقول علامہ ادریس رضوی:

’’نثر میں یہ سب من وعن استعمال ہو جاتے ہیں لیکن نظم میں اس کے حصے بکھرے ہو جاتے ہیں مثال کے طور پر’’ہتھیلی پر جان لیے پھرنا‘‘ محاورہ ہے مگر شعر میں اس کا سالم استعمال ہونا مشکل ہے تو اب اس کے الفاظ آگے پیچھے ہو سکتے ہیں اور یہ روایت زمانہ قدیم سے ادبا وشعرا کے یہاں قائم ہے۔اہل زبان اور اہل علم نے اسے قبول کیا ہے‘‘[کلام راہی اور صنائع و بدائع۔ص ۱۵۶]

محاورہ اپنے معنی کو بیان کرنے میں مکمل فقرہ نہیں ہوتا ہے اس لیے وہ الحاقی عبارت یا ضمائر وغیرہ کی طرف محتاج ہوتا ہے اسی لیے اشعار میں محاورے تقدیم وتاخیر اور الحاقی عبارت یا ضمائر یں،تو وغیرہ کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔شاعر کا اپنے کلام میں محاوروں کا استعمال کرنا زبان و بیان پر اس کے مضبوط گرفت کی دلیل ہے۔تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ[ولادت:۱۹۴۲ء بریلی وفات ۲۰۱۸ء بریلی] کی شناخت خانوادۂ رضویہ کے ایک بزرگ اور علمی فرد کی حیثیت سے ہے ان کی شاعری پر نظر ڈالی جائے تو جہاں ایک طرف ان کی علمی وفکری ندرت نکھر کر سامنے آتی ہے وہیں زبان و بیان اور محاروں پر ان کی گرفت بھی آشکارا ہو جاتی ہے میں نے اس مضمون میں آپ کے کلام میں محاروں کی تلاش کی ہے جس سے ان کی شاعری کی لسانی اہمیت ومعنویت سامنے آتی ہے۔

الف ممدودہ

(۱) آشیاں بنانا(یا باندھنا):گھونسلہ بنانا

شاخِ گل پر ہی بنائیں گے عنادل آشیاں　　　برق سے کہہ دو کہ ہم سے ضد تری اچھی نہیں

”آشیاں بنانا“اور”آشیاں باندھنا“دونوں محاورہ کے طور مستعمل ہیں زیادہ لغات میں”آشیاں باندھنا“ہی لکھا گیا ہے لیکن بعض لغات میں”آشیاں بنانا“بھی درج ہے اور”آشیاں بنانا“ہی زیادہ معروف ہے دونوں کے معانی یکساں ہیں ۔استاد شعرا کے کلام میں دونوں مستعمل بھی ہیں اور اکثر نے”آشیاں بنانا“ہی استعمال کیا ہے بطور حوالہ علامہ اقبال کا یہ شعر دیکھیں علامہ نے اپنے اشعار میں ”آشیاں بنانا“اور آشیاں باندھنا“دونوں استعمال کیا ہے۔

بنائیں کیا سمجھ کر شاخ گل پر آشیاں اپنا　　چمن میں آہ! کیا رہنا جو ہو بے آبرو رہنا

(بانگ درا)

ہاں،اسی شاخ کہن پر پھر بنا لے آشیاں　　اہل گلشن کو شہید نغمۂ مستانہ کر

(بانگ درا)

کہاں اقبال تو نے آ بنایا آشیاں اپنا　　نوا اس باغ میں بلبل کو ہے سامان رسوائی

(بانگ درا)

بلبل دلی نے باندھا اس چمن میں آشیاں　　ہم نوا ہیں سب عنادل باغ ہستی کے جہاں

(بانگ درا)

لے رنگ بے ثباتی یہ گلستاں بنایا　　بلبل نے کیا سمجھ کر یاں آشیاں بنایا

(کلیات میر،دیوان دوم)

(۲) آگے جانا:(ا) آگے بڑھنا(۲) رستہ بتانا۔رہنمائی کرنا(۳) سبقت لے جانا

خلد زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا　　پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

(۳) آنکھ اٹھا کر دیکھنا(ا) نظر بھر کر دیکھنا۔(۲) نظر ملا کر دیکھنا۔(۳) التفات کی نظر سے دیکھنا ۔توجہ کرنا

آنکھ اٹھا کر تو ذرا دیکھ مرے دل کی طرف　　تیری یادوں کا چمن دل میں سجایا ہوگا

(۴) آنکھ لگ جانا/لگنا: نیند آنا (۲) عاشق ہو جانا۔محبت ہو جانا

میں مروں تو میرے مولیٰ یہ ملائکہ سے کہہ دیں　　　کوئی اس کو مت جگانا ابھی آنکھ لگ گئی ہے

(۵) آنکھیں بچھانا: بڑی خاطر و مدارات کرنا۔نہایت تعظیم و تکریم کرنا

اس طرف بھی دو قدم جلوے خرام ناز کے　　　رہ گزر میں ہم بھی ہیں آنکھیں بچھائے خیر سے

فرش آنکھوں کا بچھاؤ رہ گزر میں عاشقو!　　　ان کے نقش پا سے ہو گئے مظہر شان جمال

(۶) آنکھوں میں بسنا: آنکھ میں سمانا۔بھانا۔پسند آنا

ہند کا جنگل مجھے بھاتا نہیں　　　بس گئی آنکھوں میں طیبہ کی زمیں

(۷) آئینہ کر دینا: (۱) بالکل صاف کر دینا۔چمکا دینا (۲) ظاہر کر دینا

تبسم سے گماں گزرے شب تاریک پر دن کا　　　ضیائے رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کر دیں

الف مقصورہ

(۸) اپنا بنانا: طرف دار بنانا۔دوست بنانا (۲) رشتہ جوڑنا۔کسی چیز کو اپنی ملکیت قرار دینا

(۳) فریفتہ بنانا۔دلدادہ بنانا

قید شیطاں سے چھڑاؤ تو بہت اچھا ہو　　　مجھ کو اپنا جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

ب

(۹) بدل جانا: اور کا ہو جانا۔پھر جانا۔تبدیل ہو جانا۔وعدہ خلافی کرنا۔مکرنا

موج کترا کے ہم سے چلی جائے گی رخ مخالف ہوا کا بدل جائے گا

جب اشارہ کریں گے مرے ناخدا اپنا بیڑا بھنور سے نکل جائے گا

یہ میری دوری بدل جائے قرب سے اختؔر　　اگر وہ چاہیں تو میں باریاب ہو جاؤں

(۱۰) بگڑی بنانا: خراب معاملہ سدھارنا

اپنے در پہ جو بلاؤ تو بہت اچھا ہو　　میری بگڑی جو بناؤ تو بہت اچھا ہو

(۱۱) بگڑی بن جانا: خراب حالت کا درست ہو جانا

جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے　　میں کیوں نہ وقف در آنجناب ہو جاؤں

(۱۲) بھول جانا: یاد سے اتر جانا۔ خیال نہ رہنا۔ فراموش ہو جانا

بھول جائے جسے پی کر غم دوراں اختؔر　　ساقیٔ کوثر و تسنیم وہ صہبا دے دو

پ

(۱۳) پار ہو جانا/ پار ہونا: عبور کرنا۔ (۲) دریا سے اتر جانا (۳) کسی چیز سے گزرنا (۴) توڑ کر نکل جانا (۵) کام ہو جانا۔ مراد پا جانا (۶) ختم ہو جانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (۸) چلا جانا۔ بھاگ جانا

تمہارا نام لیا ہے تلاطم غم میں　　میں اب تو پار رسالت مآب ہو جاؤں

(۱۴) پاؤں پھسلنا: (۱) قدم ڈگمگانا۔ لغزش ہونا۔ (۲) لالچ آنا۔ جی چاہنا۔ خواہش کرنا

رب سلم وہ فرمانے والے ملے کیوں ستاتے ہیں اے دل تجھے وسوسے
پل سے گزریں گے وجد کرتے ہوئے کون کہتا ہے پاؤں پھسل جائے گا

(۱۵) پسینا آنا: عرق آنا۔ نمی یا بخارات کا خارج ہونا۔ شرمندہ ہونا

اس تجلی کے سامنے اختؔر　　گل کو آنے لگے پسینے سے

ت

(۱۶) تاب نہ لانا: برداشت نہ کرسکنا۔ گھبرا جانا

یہ ان کے جلوے کی تھیں گرمیاں شب اسریٰ نہ لائے تاب نظر بھکے دیدہائے فلک

(۱۷) ترس کھانا: رحم کرنا

ترس کھاؤ میری تشنہ لبی پر مری پیاس اور اک جام! کم ہے

(۱۸) تھپکی دینا: حریف کے ہتھیار پر اس طرح ہاتھ سے ضرب لگانا کہ ہتھیار پٹ پڑے (۲) کسی کے ماتھے پر ہتھیلی سے ضرب لگانا۔ (۳) چمکارنا

تری یاد تھپکی دے کر مجھے اب شہا سلا دے مجھے جاگتے ہوئے یوں بڑی دیر ہوگئی ہے

ج

(۱۹) جگہ ہونا: گنجائش ہونا۔ موقع ہونا

خاک طیبہ میں اپنی جگہ ہوگئی خوب مژدہ سنایا خوشی نے چلیں

(۲۰) جہاں سے اٹھ جانا/ جہاں سے گزر جانا: مرجانا

اٹھا جو اختر خستہ جہاں سے کیا غم ہے مجھے بتاؤ عزیزو! کسے ممات نہیں

(۲۱) جیتے جی مرجانا: تباہ ہوجانا۔ برباد ہوجانا (۲) سخت ترین صدمہ یا رنج پہنچنا (۳) بے فیض ہونا۔ فائدہ نہ پہنچنا (و ۴) زندگی ہی میں چھوٹ جانا (۵) کسی کام کا نہ رہنا۔ قدرتی صلاحیتوں سے محرومی۔

فرقت طیبہ کے ہاتھوں جیتے جی مردہ ہوئے موت یارب ہم کو طیبہ میں جلائے خیر سے

چ

(۲۲) چراغ گل ہونا: چراغ بجھنا۔ گھر تباہ ہونا

گل ہو جب اختر خستہ کا چراغ ہستی اس کی آنکھوں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

(۲۳) چل دینا: رفو چکر ہو جانا۔ بھاگ جانا (۲) فوت ہو جانا

بے تکلف شہ دو جہاں چل دیئے　　　سادگی سے کہا جب کسی نے چلیں

اگلے پچھلے سبھی خلد میں چل دیئے　　　روزِ محشر کہا جب نبی نے چلیں

اخترؔ خستہ بھی خلد میں چل دیئے　　　جب صدا دی اسے مرشدی نے چلیں

چل دیئے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر　　　رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر

لذت مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر　　　میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر

(۲۴) چیں بر جبیں ہونا: تیوری پر بل ڈالنا۔ ماتھے پر شکن ڈالنا۔ ناراض ہونا

میں وصف ماہ طیبہ کر رہا ہوں　　　بلا سے گر کوئی چیں بر جبیں ہے

ح

(۲۵) حسرت آنا: آرزو ہونا۔ افسوس آنا

چاندنی رات میں پھر مے کا وہ اک دور چلے　　　بزم افلاک کو بھی حسرت مے آئی ہو

چلا دو رساغر مے ناب چھلکی　　　رہے تشنہ کیوں بادہ خوار مدینہ

یہ مجھ سے کہتی ہے دل کی دھڑکن کہ دست ساقی سے جام لے لے
وہ دور ساغر چل رہا ہے شراب رنگیں چھلک رہی ہے

خ

(۲۶) خاک میں ملنا: (۱) تلف ہونا۔ضائع ہونا (۲) دفن ہونا (۳) پریشان ہونا۔برباد ہونا

میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر　　ان کے آستانے کی خاک میں مل جاتا

(۲۷) خاک ہونا/خاک ہوجانا: مل کر مٹی ہوجانا۔بوسیدہ ہوجانا۔کچھ نہ ہونا۔تباہ ہونا۔برباد ہونا

خاک طیبہ کی طلب میں خاک ہو یہ زندگی　　خاک طیبہ اچھی اپنی زندگی اچھی نہیں

(۲۸) خالی پھیر دینا: محروم واپس کردینا۔کچھ نہ دینا

وہ جہان بھر کے داتا مجھے پھیر دیں گے خالی　　مری توبہ اے خدا! یہ مرے نفس کی بدی ہے

(۲۹) خواب ہوجانا: خیال سے جاتا رہنا۔محض وہمی ہوجانا۔گزرے دنوں کی یاد آنا

مری حقیقت فانی بھی کچھ حقیقت ہے　　مروں تو آج خیال اور خواب ہوجاؤں

(۳۰) خون رلانا: انتہا سے زیادہ رلانا۔خون کے آنسو رلانا۔بہت ستانا

جب بھی ہم نے غم جاناں کو بھلایا ہوگا　　غم ہستی نے ہمیں خون رلایا ہوگا

د

(۳۱) درپے ہونا: پیچھا کرنا۔گھات میں ہونا

درپے شرارت یارسول اللہ　　کفر کی جماعت یارسول اللہ

ناتواں ہے امت یارسول اللہ　　کیجیے حمایت یارسول اللہ

(۳۲) دردر پھرنا: دنیا بھر میں مارا مارا پھرنا

یوں نہ اختؔر کو پھراؤ مرے مولیٰ دردر　　اپنی چوکھٹ پہ بٹھاؤ تو بہت اچھا ہو

اختؔر خستہ عبث دردر پھرا کرتا ہے تو　　جز در احمد کہیں سے مدعا ملتا نہیں

(۳۳)دل پھر جانا(پھرنا) بیزار ہونا۔کراہت ہونا

مرے دل پھر جائیں یارب! شب وہ آئے خیر سے
دل میں جب ماہ مدینہ گھر بنائے خیر سے

(۳۴)دل جانا: عاشق ہونا

وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

(۳۵)دل جلانا: سخت رنج دینا(۲) رشک دلانا۔رنج اٹھانا

ذکر سرکار بھی کیا آگ ہے جس سے سنی بیٹھے بیٹھے دل نجدی کو جلا جاتے ہیں

(۳۶)دل جھکنا: مائل ہونا

در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کے پھر بڑھا ہوتا ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا

(۳۷)دل کی کہنا: صاف بات ظاہر کر دینا(۲) وہ بات جو دوسروں کے دل میں ہو بتا دینا۔

یہ بات مجھ مرے دل کی کہہ گیا زاہد بہار خلد بریں ہے بہار طیبہ سے

(۳۸)دم نکل جانا: (۱) جان نکلنا(۲) نزع میں ہونا(۳) ڈر جانا

میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

یوں تو جیتا ہوں حکم خدا سے مگر میرے دل کی ہے ان کو یقینا خبر
حاصل زندگی ہوگا وہ دن مرا ان کے قدموں پر جب دم نکل جائے گا

(۳۹)دور چلنا: شراب کا باری باری ہر ایک کے رو برو آنا

چاندنی رات میں پھر مے کا وہ اک دور چلے بزم افلاک کو بھی حسرت مے آئی ہو

چلا دور ساغر مے ناب چھلکی رہے تشنہ کیوں بادہ خوار مدینہ

یہ مجھ سے کہتی ہے دل کی دھڑکن کہ دست ساقی سے جام لے لے
وہ دور ساغر چل رہا ہے شراب رنگیں چھلک رہی ہے

(۴۰) دہل جانا: ڈر جانا۔ رعب کھا جانا

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
پر یہ ناز ان کے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر ان کا دامن مچل جائے گا

(۴۱) دھوم مچانا: شور کرنا۔ غل کرنا (۲) فریاد کرنا

شام تنہائی بنے رشک ہزاراں انجمن
یاد جاناں دل میں یوں دھومیں مچائے خیر سے

ڈ

(۴۲) ڈوب جانا: غرق ہوجانا۔ دریا میں بہہ جانا (۲) غائب ہوجانا (۳) روپیہ ضائع ہوجانا
(۴) تباہ و برباد ہوجانا۔ (۵) رسوا ہونا۔ ناکام ہونا

ڈوب جائے نہ کہیں غم میں ہمارے عالم　　　ہم جو رو دیں گے تو بہتا ہوا دریا ہوگا

ر

(۴۳) راستہ دکھانا: راہ بتانا۔ راہنمائی کرنا (۲) انتظار کرنا

بھٹکتا یوں پھرے کب تک تمہارا اختر خستہ　　　دکھا دو راستہ اس کو خدارا شہر الفت کا

(۴۴) روشن ہوجانا: ظاہر ہوجانا۔ نتیجہ نکل آنا

خلائق پر ہوئی روشن ازل سے یہ حقیقت ہے　　　دو عالم میں تمہاری سلطنت ہے بادشاہت ہے

ز

(۴۵) زمیں کو آسماں کر دینا

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم میں کیا سے کیا کر دیں
زمیں کو آسماں کر دیں ثریا کو ثرا کر دیں

میرے خیال میں ''ثریا کو ثرا کر دینا'' کو بھی محاورہ تسلیم کر لینا چاہیے۔

س

(۴۶) سائے میں آنا: چھاؤں میں آنا (۲) پناہ یا سرپرستی حاصل کرنا

کرم سے اس کمینے کی بھی ولی لاج رکھ لینا ترا اختؔر ترے سایہ میں شاہ دو جہاں آئے

(۴۷) سر جھکانا: اطاعت یا فرماں برداری کرنا۔ (۲) شرمندہ ہونا۔ غیرت محسوس کرنا (۳) عاجزی ظاہر کرنا

تیری چوکھٹ پہ جو سر اپنا جھکا جاتے ہیں ہر بلندی کو وہی نیچا دکھا جاتے ہیں

(۴۸) سہارا دینا: مدد کرنا۔ تھامنا (۲) ٹیک یا آڑ دار لگانا

شوق طیبہ نے جس دم سہارا دیا چل دیئے ہم کہا بے کسی نے چلیں

غرق ہوتی ہوئی ناؤ کو سہارا دے دو موج تھم جائے خدارا یہ اشارہ دے دو

ش

(۴۹) شور اٹھنا: غل ہونا۔ شور ہونا

اٹھے شور مبارکباد ان سے جا ملا اختؔر غم جاناں میں کس درجہ حسیں انجام فرقت ہے

ص

(۵۰)صدقہ اتارنا/صدقہ دینا: اتارا دینا یا اتارنا۔خیرات کرنا۔قربان دینا

لب جاں بخش کا صدقہ دے دو　　مژدۂ عیش ابد جان مسیحا دے دو

(۵۱)صدقے جانا: قربان ہونا۔واری جانا۔تصدق ہونا

میری خلوت میں مزے انجمن آرائی کے　　صدقے جاؤں میں انیس شب تنہائی کے

(۵۲)صدمے اٹھانا: نقصان اٹھانا۔(۲)رنج اٹھانا

آسماں تجھ سے اٹھائے نہ اٹھیں گے سن لے　　ہجر کے صدمے جو عشاق اٹھا جاتے ہیں

نہ جانے کس قدر صدمے اٹھائے راہ الفت میں　　نہیں جاتی مگر دل کی وہ نادانی نہیں جاتی

ع

(۵۳)عام کر دینا: مشہور کر دینا۔مشتہر کر دینا

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کر دیں　　پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کر دیں

غ

(۵۴)غبار اٹھنا: زمین سے گرد کا بلند ہونا(۲) آندھی آنا۔آندھی اٹھنا(۳)ملال دور ہو جانا۔ تعلقات کا بحال ہو جانا

نہالیں گنہ گار ابر کرم میں　　اٹھا دیکھے وہ غبار مدینہ

ف

(۵۵)فدا کرنا: قربان کرنا۔تصدق کرنا۔وارنا۔نثار کرنا۔چھڑکنا

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کر دیں

پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کر دیں

وہ خرام فرماتے میرے دیدہ و دل پر   دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

(۵۶)فریب کھانا/فریب میں آنا: دھوکہ کھانا۔جال میں پھنسنا

جہاں کے قوس قزح سے فریب کھائے کیوں   میں اپنے قلب و نظر کا حجاب ہو جاؤں

نہ جانے کتنے فریب کھائے راہ الفت میں ہم نے اخترؔ

پر اپنی مت کو بھی کیا کریں ہم فریب کھا کر بہک رہی ہے

(۵۷)فنا کرنا: کھونا۔برباد کرنا۔مٹانا۔نیست و نابود کرنا

عطا ہو بیخودی مجھ کو خودی میری ہوا کر دیں

مجھے یوں اپنی الفت میں مرے مولیٰ فنا کر دیں

(۵۸)فنا ہو جانا: مٹ جانا۔(۲)کنایۃً عاشق ہو جانا

میرے دل سے ڈھل جاتا داغ فرقت طیبہ   طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ میں ہی مل جاتا

ک

(۵۹) کاٹے نہ کٹنا: دوبھر ہونا۔اجیرن ہونا۔کٹھن اور سخت ہونا۔کسی طرح تمام نہ ہونا

کروں اختر شماری انتظار صبح میں کب تک   الٰہی ہے یہ کیسی رات کہ کاٹے نہیں کٹتی

(۶۰) کانپ جانا: خوف سے تھرا جانا۔(۲) جاڑے سے کپکپی چھوٹ جانا

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا

پر یہ ناز ان کے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر ان کا دامن مچل جائے گا

(۶۱) کروٹ لینا: رخ بدلنا (۲) منہ پھیر لینا (۳) انقلاب اختیار کرنا

تجسس کروٹیں کیوں لے رہا ہے قلب مضطر میں

مدینہ سامنے ہے بس ابھی پہنچا میں دم بھر میں

(۶۲) کھل جانا: شگفتہ ہو جانا۔خوش ہو جانا

گل طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں

حیات جاودانی سے مجھے یوں آشنا کر دیں

(۶۳) کھل جانا: شگفتہ ہو جانا۔خوش ہو جانا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی　　　اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

میرے دل میں بس جاتا زار طیبہ کا　　　داغ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا

(۶۴) کنارہ کرنا: علیحدگی اختیار کرنا۔الگ ہونا۔چھوڑ دینا۔باز آنا۔گوشہ نشیں ہونا۔دست بردار ہونا۔بچنا

نہ فیض راہ محبت میں تو نے کچھ پایا　　　کنارا کیوں نہیں کرتا تو اہل دنیا سے

طلب گار مدینہ تک مدینہ خود ہی آجائے　　　تو دنیا سے کنارہ کر مدینہ آنے والا ہے

(۶۵) کلی چٹکناں۔(پھولنا۔کھلنا): غنچہ کا شگفتہ ہونا۔پھول کھلنا (۲) فرحت دل اور انبساط خاطر۔خوشی ہونا

گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے دلوں کی کلیاں چٹک رہی ہیں
نگاہیں اٹھ اٹھ کے جھک رہی ہیں کہ ایک بجلی چمک رہی ہے

گ

(٦٦) گمان گزرنا: شک ہونا۔شبہ ہونا۔خیال میں آنا

تبسم سے گماں گزرے شب تاریک پر دن کا
ضیاءِ رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کر دیں

(٦٧) گلے ملنا: (١) ہم آغوش ہونا۔ گلے لگنا (٢) صفائی کرنا۔سلوک کرنا (٣) ملاقات کرنا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

(٦٨) گھٹا جھومتی آنا: گھٹا کا چاروں طرف سے گھرنا

اٹھاؤ بادہ کشو! ساغر شراب کہن وہ دیکھو جھوم کے آئی گھٹا مدینے سے

(٦٩) گھٹا چھانا: ابر گھرنا۔ بادل گھرنا۔ ابر کا آسمان پر محیط ہونا

موسم مے ہو وہ گیسو کی گھٹا چھائی ہو چشم مے گوں سے پئیں جلسہ صہبائی ہو

عرصہ حشر میں کھلی ان کی وہ زلف عنبریں مینہ وہ کر گرا چھائی وہ دیکھئے گھٹا

وہ چھائی گھٹا بادہ بار مدینہ پیئے جھوم کر جاں نثار مدینہ

ل

(٧٠) لاج رکھنا: آبرو بہ بگڑنے دینا۔عزت بچانا۔شرم رکھنا

کرم سے اس کمینے کی بھی ولی لاج رکھ لینا　　　ترا اخترؔ ترے سایہ میں شاہ دو جہاں آئے

(۷۱) لو لگانا: تصور باندھنا۔ خیال باندھنا۔ توجہ دینا۔ رجوع ہونا۔ ہر وقت دھیان لگانا۔ (۲) عشق کرنا۔ دل لگانا۔ عاشق ہونا (۳) خواہش کرنا۔ آرزو مند ہونا

اخترؔ خستہ کیوں اتنا بے چین ہے تیرا آقا شہنشاہ کونین ہے
لو لگا تو سہی شاہ لولاک سے غم مسرت کے سانچے میں ڈھل جائے گا

مجھے کیا پڑی کسی سے کروں عرض مدعا میں　　　مری لو تو بس انہیں کے درجود سے لگی ہے

کب سے بیٹھے ہیں لگائے لو درِ جاناں پہ ہم　　　ہائے کب تک دید کو ترسیں فدایانِ جمال

لو لگا تا کیوں نہیں بابِ شہِ کونین سے　　　ہاتھ اٹھا کر دیکھ تو پھر ان سے کیا ملتا نہیں

اخترؔ لگائیے لو نبی کریم سے　　　کیا فکر اہل دنیا جو سارے بدل گئے

م

(۷۲) مچل جانا [پڑنا]: مچلنا۔ ضد پر آجانا۔ اڑ جانا

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن خوف سے ہر کلیجہ دہل جائے گا
پر یہ ناز ان کے بندے کا دیکھیں گے سب تھام کر ان کا دامن مچل جائے گا

(۷۳) مردے جِلانا: مردے زندہ کرنا

تم تو مردوں کو جِلا دیتے ہو میرے آقا　　　میرے دل کو بھی جلاؤ تو بہت اچھا ہو

(۷۴)مزے لینا: لطف حاصل کرنا۔ذائقہ چکھنا

دشت طیبہ میں گمادے مجھے اے جوش جنوں　　خوب لینے دے مزے بادیہ پیمائی کے

(۷۵)مژدہ سنانا: خوشخبری لاکردینا

خاک طیبہ میں اپنی جگہ ہوگئی　　خوب مژدہ سنایا خوشی نے چلیں

(۷۶)معلوم ہونا(۱) ظاہر ہونا ۔بھید کھلنا (۲)دکھائی دینا۔نظر آنا۔سوجھنا(۳)تمیز ہونا۔شناخت ہونا۔پہچان میں آنا(۴)محسوس ہونا۔حس میں آنا(۵)خیال میں آنا۔خیال گزرنا(۶)سزا ملنا۔پاداش کو پہنچنا(۷)وقت پیش آنا۔قدر عافیت کھلنا۔خبر پڑنا۔

خدانے یاد فرمائی قسم خاک کف پاکی　　ہوا معلوم طیبہ کی دوعالم پر فضیلت ہے

(۷۷)مل جانا:(۱) اجڑ جانا ۔پیوستہ ہوجانا۔(۲)صلح وصفائی ہو جانا(۳)شامل ہوجانا۔شریک ہوجانا۔(۴)دو چار ہونا۔ملاقات ہونا۔(۵)حاصل ہونا۔وصول ہوجانا

گل طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں
حیات جاودانی سے مجھے یوں آشنا کردیں

میرے دل سے دھل جاتا داغ فرقت طیبہ　　طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ میں ہی مل جاتا

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں　　موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

(۷۸)منہ کے بل گرنا: اس طرح گرنا کہ چہرہ زمین پر لگے ۔ذلت اٹھانا۔ذلیل ہونا

کرکے دعویٰ ہمسری کا کیسے منہ کے بل گرا　　مٹ گیا وہ جس نے کی توہین سلطان جمال

(۷۹)منہ موڑنا: منہ ہٹانا۔روگرداں ہونا۔کسی کے شریک حال نہ ہونا۔پہلوتہی کرنا(۲)رخ نہ دینا۔توجہ نہ کرنا(۳)باغی ہونا(۴)پرہیز کرنا۔باز رہنا(۵)انکار کرنا۔(۶)شکست کھانا۔پسپا ہونا

(۷)بے وفائی کرنا۔ٹالنا۔بے مروتی کرنا

جان گلشن نے ہم سے منہ موڑا　　　اب کہاں وہ بہار کا عالم

(۸۰)منہ نکل آنا: لاغر ہو جانا۔ چہرہ کمزور ہو جانا

جو بے پردہ نظر آجائے جلوہ روئے انور　　　ذرا سا منہ نکل آئے ابھی خورشید خاور کا

(۸۱)موج آنا: لہر آنا۔ترنگ اٹھنا(۲)شادابی اور سرسبزی ہونا(۳)خیال آجانا۔دھن بندھنا

تلاطم ہے یہ کیسا آنسوؤں کا دیدۂ تر میں　　　یہ کیسی موجیں آئی ہیں تمنا کے سمندر میں

ن

(۸۲)ناز کرنا: نخرے کرنا۔لاڈ کرنا۔(۲)اترانا۔غرور کرنا(۳)فخر کرنا

شجاعت ناز کرتی ہے جلالت ناز کرتی ہے　　　وہ سلطان زماں ہیں ان پہ شوکت ناز کرتی ہے

(۸۳)نام لینا: نام زبان پر لانا(۲)نام رٹنا۔نام جپنا(۴)تعریف کرنا۔گن گانا(۵)کسی کا ذکر کرنا(۶)واسطہ دینا

تمہارا نام لیا ہے تلاطم غم میں　　　میں اب تو پار رسالت مآب ہو جاؤں

(۸۴)نکل جانا: چلا جانا۔بھاگ جانا(۲)دور ہو جانا(۳)جاتا رہنا۔زائل ہو جانا(۴)سبقت لے جانا۔آگے بڑھ جانا(۵) کپڑے کا پھٹ جانا۔رفاقت ترک کر دینا

موج کترا کے ہم سے چلی جائے گی رخ مخالف ہوا کا بدل جائے گا
جب اشارہ کریں گے میرے ناخدا اپنا بیڑا بھنور سے نکل جائے گا

(۸۵)نظر آنا: دکھائی دینا۔سوجھنا(۲)دھیان میں آنا

سایہ ذات کیوں نظر آئے　　　نور ہی نور ہے ضیا ہی ہے

(۸۶) نظر پھیر لینا: بے توجہی کرنا۔ بے مروتی کرنا (۲) ادھر ادھر نگاہ دوڑانا

ساقیا تیری نگاہ ناز مے کی جان تھی　　　پھیر لی تو نے نظر تو وہ نشہ ملتا نہیں

(۸۷) نظر جمنا: نگاہ ٹھہرنا۔ بغور دیکھے جانا

مہر خاور پہ جمائے نہیں جمتی نظریں　　　وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(۸۸) نظر ہونا: پہچان ہونا۔ تمیز ہونا۔ پرکھ ہونا۔ جانچ ہونا (۲) نظر لگنا (۳) توجہ ہونا۔ خیال ہونا۔ دھیان ہونا (۴) علم نجوم میں ایک ستارے کا دوسرے ستارے پر اثر انداز ہونا (۵) توقع ہونا

نظر پہ کسی کی نظر ہو رہی ہے　　　مری چشم کان گوہر ہو رہی ہے

(۸۹) نیچا دکھانا: مغلوب کرنا۔ ذلیل کرنا (۲) شرمندہ کرنا۔ غرور ڈھانا

تیری چوکھٹ پہ جو سر اپنا جھکا جاتے ہیں　　　ہر بلندی کو وہی نیچا دکھا جاتے ہیں

(۹۰) نیند آجانا، آنا: سو جانا۔ سونے کی خواہش ہونا

ترے دامن کرم میں جسے نیند آ گئی ہے　　　جو فنا نہ ہو گی ایسی اسے زندگی ملی ہے

و

(۹۱) وجد کرنا: بیخود ہو کر جھومنا

رب سلم وہ فرمانے والے ملے کیوں ستاتے ہیں اے دل تجھے وسوسے

پل سے گزریں گے وجد کرتے ہوئے کون کہتا ہے پاؤں پھسل جائے گا

(۹۲) وقف ہونا: خدا کے نام پر چھوڑا جانا۔ کسی کی ملکیت نہ ہونا (۲) کسی کام میں اس قدر مصروف ہونا کہ کسی اور طرف متوجہ نہ ہو سکنا۔ جو کام کرنا اسی کا ہو جانا

جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے　　　میں کیوں نہ وقف در آنجناب ہو جاؤں

ہ

(۹۳)ہوا دینا: پنکھے یا دامن سے ہوا دینا(۲)ہوا میں رکھنا۔کسی چیز کو ہوا کھلانا(۳) آگ کو ہوا سے سلگانا۔آگ کو بھڑکانا۔(۴)اشتعال دینا۔اکسانا

دیجئے میری محبت کو ہوا　　　　اس طرف چشم محبت کیجئے

(۹۴)ہل جانا:(۱)متحرک ہوجانا۔لرز جانا۔کانپ جانا۔تھرا جانا(۲)مانوس ہوجانا۔خوگر ہوجانا

فرقت مدینہ نے وہ دئیے مجھے صدمے　　　　کوہ پرا گر پڑتے تو کوہ بھی تو ہل جاتا

ی

(۹۵)یاد آنا۔یاد پڑنا۔یاد ہونا: خیال میں آنا۔ذہن میں آنا۔ذہن نشیں ہونا۔معلوم ہونا۔از بر ہونا۔حفظ ہونا

مر کے بھی دل سے نہ جائے الفت باغ نبی　　　　خلد میں بھی باغ جاناں یاد آئے خیر سے

یاد آتا ہے وقت غم اخترؔ　　　　رخصت غم گسار کا عالم

(۹۶)یاد میں ڈوبنا:کسی کے خیال میں رہنا

ڈوبے رہتے ہیں تیری یاد میں جو شام وسحر　　　　ڈوبتوں کو وہی ساحل سے لگا جاتے ہیں